برازیل کے انتخابات 2026ء امریکہ کے منہ پر ایک تھپڑ

تحریر: استاد یاسر ابو خلیل – برازیل

(ترجمہ)

برازیل میں 25 اکتوبر 2026ء کو صدارتی انتخابات کا دوسرا مرحلہ منعقد ہوا۔ یہ انتخابات صدر لولا کی کامیابی اور ان کی چوتھی صدارتی مدت کی توثیق پر منتج ہوئے، جو ان کی تیسری صدارتی مدت سے مسلسل ہے جبکہ پہلی اور دوسری مدت سے جدا ہے۔ بائیں بازو (Left-wing) کے رہنما لولا نے دوسرے مرحلے میں اپنے حریف انتہا پسند دائیں بازو (Far-right) کے رہنما فلیویو کو شکست دی۔ فلیویو سابق صدر بولسونارو کے بیٹے ہیں، جو اس وقت سابقہ انتخاب کے نتائج کے خلاف بغاوت کی سازش گھڑنے کے الزام میں قید ہیں۔ اس سابقہ انتخاب میں بھی لولا نے بولسونارو سینئر کو شکست دی تھی۔

یہ انتخابات عام طور پر لاطینی امریکہ اور خصوصاً برازیل میں کشیدہ ماحول کے دوران ہوئے۔ لاطینی امریکہ میں ٹرمپ حامی انتہا پسند دائیں بازو کا عروج دیکھا گیا اور دونوں براعظموں کی 19 ریاستوں پر مشتمل "شیلڈ آف دی امریکہز" (Shield of the Americas) اتحاد قائم کیا گیا۔ اس اتحاد کا اعلانیہ مقصد منظم جرائم کے گروہوں، منشیات کی ترسیل و اسمگلنگ اور غیر قانونی ہجرت کا مقابلہ کرنا ہے۔ تاہم اس کا حقیقی مقصد مغربی نصف کرہ (Western Hemisphere) پر امریکی غلبے کو مستحکم کرنا اور چین کے تجارتی اثر و رسوخ کو روکنا ہے۔ اسی تناظر میں فنزویلا کے معاملے کو بھی نمٹا دیا گیا، جس نے دو دہائیوں سے زائد عرصے سے امریکہ کو پریشان کر رکھا تھا۔ یہ کام صدر مادورو کے قریبی فوجی و قیادتی حلقوں میں دخل اندازی کے ذریعے کیا گیا، جس نے امریکہ کے لیے دارالحکومت کاراکاس (Caracas) میں فوجی کارروائی کرنا اور مادورو کو گرفتار کرنا آسان بنا دیا! اور یوں فنزویلا کا تیل امریکہ کو طشتری میں سجایا ہوا مل گیا!

جہاں تک برازیل کا تعلق ہے، تو امریکہ میں ٹرمپ کے اقتدار میں واپس آنے کے بعد، برازیل کی ایسٹیبلشمنٹ اور اس کے اہم ترین ستون یعنی فوجی ادارے نے برازیل میں ٹرمپ کے اثر و رسوخ کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ یہ فیصلہ ٹرمپ اور اس کے پیروکاروں کے بدلے کے خوف سے کیا گیا، کیونکہ انہوں نے 2022ء کے انتخابات میں بغاوت کی کوشش کے منصوبے پر عمل کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ امریکہ برازیل کے نایاب معدنیات (Rare Earth Metals) کے ذخائر پر بھی نظریں جمائے ہوئے ہے، جن میں برازیل چین کے بعد دنیا کا دوسرا بڑا ذخیرہ دار ہے اور عالمی ذخائر کا تقریباً 23 فیصد اس کے پاس ہے۔ بڑھتے ہوئے دباؤ اور نرم سفارتی کوششوں کے باوجود امریکہ برازیل کو مطیع کرنے میں ناکام رہا۔ اس کے بعد امریکہ نے صدارتی انتخابات میں انتہا پسند دائیں بازو اور اپنے آلہ کار فلیویو کی حمایت جاری رکھی۔ اس مقصد کے لیے امریکہ نے ٹیکنالوجی کمپنیوں کو استعمال کیا اور لولا اور برازیلی عدلیہ پر حملوں کے لیے اپنے پروپیگنڈا کرنے والوں کی مالی معاونت کی۔ انتہا پسند دائیں بازو نے عوام کو متحرک کرنے کے لیے ایونجیلیکل گرجا گھروں کا سہارا لیا، جنہوں نے صہیو نیت حامی سیاسی منظرنامے کو ایک نظریاتی و عقائدی رشتے سے جوڑنے کا کام کیا۔ ان امریکی آلہ کاروں کے اڈوں میں ان کا تحرک مرکوز رہا اور "طوفان الاقصیٰ" کے معرکے کے بعد اس مہم میں مزید سخت گیری اور کینہ پروری آ گئی! یقیناً یہ تمام تر کوششیں مذہب کے نفع بخش سیاسی استعمال اور اندھی نفرت کے بیانیے کو پھیلانے کے تحت آتی ہیں۔ ان آلہ کاروں کی سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جب بھی ان کے کسی مجرم کا رسوائی کے ساتھ پردہ فاش ہوتا ہے، وہ اتنے ہی زیادہ درندہ صفت اور اس مجرم کے دفاع میں شدید ہو جاتے ہیں! یہ بات ان کی طبعی پستی، اخلاقی قباحت اور عقل کے فقدان کی گہرائی کو ظاہر کرتی ہے۔

ان علاقائی اور مقامی حالات کے سایے میں برازیل میں انتخابی مہم کا آغاز ہوا۔ تاہم فوجی ادارے اور ایسٹیبلشمنٹ کا فیصلہ 22 ستمبر 2026ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سالانہ اجلاس کی افتتاحی تقریب میں صدر لولا کے خطاب سے بالکل واضح تھا۔ ان کا خطاب منرو ڈائرکٹرائن (Monroe Doctrine) کو مسترد کرنے، ملک میں امریکی اثر و رسوخ کے خاتمے کا باقاعدہ اعلان تھا اور ایک ایسے بالادستی کے منصوبے پر گامزن ہونے کا اشارہ تھا جو اقتدار میں امریکی آلہ کاروں کے وجود کو قبول نہیں کرتا۔ ملک میں ۵ شعبوں اور عہدوں کے امیدواروں کے لیے انتخابات منعقد ہوئے: صدر مملکت، ریاستی گورنر، ایوانِ بالا (Senate) کے ایک تہائی ارکان، اور وفاقی و

ریاستی ایوانِ نمائندگان (House of Representatives) کے ارکان۔ پہلے مرحلے کے انتخابات 4 اکتوبر 2026ء کو شروع ہوئے، اور ان کے نتائج نے عوامی سطح پر انتہا پسند دائیں بازو کی زبردست قوت کو طشت از بام کر دیا۔ صدارت کے علاوہ باقی چاروں شعبوں میں دائیں بازو نے صدر لولا کے حامی بائیں بازو سے تقریباً دگنے ووٹ حاصل کیے! اس عجیب ترین تضاد میں صدارتی امیدواروں کے شعبے میں لولا اور فلیویو کے درمیان معمولی فرق تھا، جس میں 2 فیصد برتری فلیویو کو حاصل تھی؛ حالانکہ دائیں بازو کے حامیوں میں بائیں بازو کے خلاف نفرت کا اصل مرکز خود صدر لولا کی شخصیت ہی تھی! پھر یہ کیسے ممکن ہوا کہ ریاستوں، سینٹ اور ایوانِ نمائندگان میں لولا کے حامی امیدوار دگنے تفاوت سے ہار جائیں، لیکن خود لولا کو ملنے والے ووٹ فلیویو کے قریب تر ہوں! مگر اس سے بھی زیادہ حیران کن بات یہ تھی کہ انتہا پسند دائیں بازو نے اپنی تمام تر بے وقوفی اور سادہ لوحی کے ساتھ پہلے مرحلے کے انتخابی نتائج کو تسلیم کر لیا، بلکہ فتح کی خوشیاں بھی منانی شروع کر دیں۔

پہلے مرحلے سے کچھ پہلے، بائیں بازو کو دائیں بازو کے مذہبی بیانیے کے استعمال کا احساس ہو گیا تھا، اس لیے اس نے ایونجیلیکلز (Evangelicals) کی طرف سے برازیل کی نمائندہ کیتھولک مقدسہ کی مخالفت کا معاملہ اٹھانا شروع کیا۔ لیکن کیتھولکوں کا یہ اشتعال چند دنوں اور ہفتوں میں ایونجیلیکل گلی محلوں میں چار سال سے زائد عرصے سے جاری عقائدی تحرک کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا! تاہم، اس عنصر نے سرکاری یونیورسٹیوں کے طلبہ کے تحرک کے ساتھ مل کر عوام کو متحرک کرنے میں مدد دی، اور اس کے ساتھ ہی سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر ایک منظم اور مرکوز سرگرمی بھی سامنے آئی۔ دوسرے مرحلے کی مہم میں بائیں بازو نے سڑکوں اور سوشل میڈیا پر جلسوں کا جو زبردست تحرک حاصل کیا، اس کے باوجود وہ سب کچھ صہیونی گرجا گھروں کے ذریعے پھیلائے گئے نفرت انگیز بیانیے سے قائم ہونے والی مقبولیت کے اس ہائل تفاوت کو کم نہیں کر سکتا تھا جو انتخابی مساوات کو عملاً پلٹ دے۔ لیکن یہ عوامی تحرک صندقہ ہائے رائے دہی (Ballot boxes) پر امریکہ کو للکارنے والے فوجی ادارے کے فیصلے کو ایک جمہوری رنگ دینے کے لیے ضروری تھا، تاکہ امریکہ اور اس کے آلہ کاروں کی ذلت و ناکامی میں مزید اضافہ ہو سکے؛ یہ ایک پہلو تھا۔ اور دوسرے پہلو سے، یہ عوامی تحرک صدر لولا کی صدارتی مدت کی توثیق کے بعد اور اندرونِ ملک امریکی اثر و رسوخ کے مقابلے میں سامنے آنے والی پالیسیوں کے لیے ناگزیر تھا، کیونکہ ان پالیسیوں کو تمام میدانوں میں عوام کی زبردست حمایت کی ضرورت ہوگی۔

منرو ڈائرکٹرائن (Monroe Doctrine) کو مسترد کرنے اور امریکہ کی تابعداری کے خاتمے کی بات صرف وہی فریق کر سکتا ہے جو صاحبِ بالادستی ہو یا جس کو مکمل بالادستی کے حامل فریق کی پشت پناہی حاصل ہو۔ امریکی تابعداری کو مسترد کرنے اور بالادستی کے منصوبے پر گامزن ہونے کا بیانیہ جن ضروریات کا تقاضا کرتا ہے اور جسے برازیلی ریاست نے اپنا لیا ہے اور اس پر عمل پیرا ہونے جا رہی ہے، ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

اوّلاً: ایونجیلیکل چرچ (Evangelical Church) کے خطرے کو اجاگر کرنا، اس کے کرپشن کے دفتری ریکارڈ کھولنا، اس کے غیر ملکی پالیسیوں سے تعلقات کو بے نقاب کرنا اور اسے جرم قرار دینا۔

ثانیاً: انتہا پسند دائیں بازو کے بڑے رہنماؤں، بالخصوص حساس قیادتی عہدوں پر فائز شخصیات اور تاجروں کے کرپشن کیسز کھولنا۔

ثالثاً: برازیل سے امریکی اثر و رسوخ کو ختم کرنا صرف برازیل کی جغرافیائی حدود تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ لاطینی امریکہ کے علاقائی دائرے میں پڑوسی ممالک تک پھیلا ہوا ہے۔ اور اس بات کو بعید نہیں سمجھا جا سکتا کہ پیراگوئے (Paraguay) میں 'یو-اینو' (U-Eno) بینک اسکینڈل کی فائلیں بے نقاب کرنے میں برازیل کا بھی ہاتھ ہو۔

رابعاً: غیر ملکی بالخصوص امریکی ٹیکنالوجی کمپنیوں پر پابندیاں عائد کرنا، ان پر جرمانے لگانا، اور پیداوار و صنعت کاری کو متحرک کر کے مقامی و علاقائی متبادل کی فوری تشکیل کرنا۔

خامساً: امریکی اثر و رسوخ اور تابعداری سے ہٹ کر نئے اقتصادی شراکت داروں اور منڈیوں کی تلاش کرنا۔

حاصلِ کلام یہ کہ لگتا ہے کہ امریکہ نے اپنی بے وقوفی سے برازیل میں اپنے لیے سب سے بڑا دشمن خود پیدا کر لیا ہے۔ کیونکہ ٹرمپ کے اقتدار میں واپسی کی اجازت دینے کے بعد، برازیل کے فوجی ادارے کی قیادت کو 2022ء کے انتخابات میں منرو ڈائرکٹرائن (Monroe Doctrine) کے مطابق سرکاری انتظامیہ کی تابعداری پر قائم رہنے کا صلہ انتقام کی دھمکی کی صورت میں ملا! اس طرح امریکہ اپنے لالچ اور حماقت سے برازیلی فوج کی قیادت کو لولا کی پناہ لینے پر مجبور کر رہا ہے اور ان پر اپنی تابعداری سے آزادی کو عملاً مسلط کر رہا ہے۔